نعت

علامہ محمد اقبالؒ

نگاہ عاشق کی دیکھ لیتی ہے پردۂ میم کو اٹھا کر
وہ بزم یثرب میں آ کے بیٹھیں ہزار منہ کو چھپا چھپا کر

جو تیرے کوچے کے ساکنوں کا فضائے جنت میں دل نہ بہلا
تسلیاں دے رہی ہیں حوریں، خوشامدوں سے منا منا کر

بہار جنت کو کھینچتا تھا ہمیں مدینے سے آج رضواں
ہزار مشکل سے اس کو ٹالا بڑے بہانے بنا بنا کر

لحد میں سوئے ہیں تیرے شیدا تو حورِ جنت کو اس میں کیا ہے
کہ شورِ محشر کو بھیجتی ہے خبر نہیں کیا سکھا سکھا کر

تری جدائی میں خاک ہونا اثر دکھاتا ہے کیمیا کا
دیارِ یثرب میں آ ہی پہنچے صبا کی موجوں میں مل ملا کر

شہیدِ عشق نبیؐ کے مرنے میں بانکپن بھی ہیں سو طرح کے
اجل بھی کہتی ہے زندہ باشی، ہمارے مرنے پہ زہر کھا کر

رکھی ہوئی کام آ ہی جاتی ہے جنسِ عصیاں عجیب شے ہے
کوئی اسے پوچھتا پھرے ہے درِ شفاعت دکھا دکھا کر

ترے ثنا گر عروسِ رحمت سے چھیڑ کرتے ہیں روزِ محشر
کہ اس کو پیچھے لگا لیا ہے گناہ اپنے دکھا دکھا کر

کرے کوئی کیا کہ تاڑ لیتی ہے لاکھ پردوں میں بھی شفاعت
رکھے تھے ہم نے گناہ اپنے ترے غضب سے چھپا چھپا کر
بتائے دیتے ہیں اے صبا ہم، یہ گلستانِ عرب کی بُو ہے
مگر نہ اب ہاتھ لا ادھر کو، وہیں سے لائی ہے تو اڑا کر
تری جدائی میں مرنے والے فنا کے تیروں سے بے خطر ہیں
اجل کی ہم نے ہنسی اڑائی، اسے بھی مارا تھکا تھکا کر
ہنسی بھی کچھ کچھ نکل رہی تھی، مجھے بھی محشر میں تاکتی ہے
کہیں شفاعت نہ لے گئی ہو مری کتابِ عمل اٹھا کر
اڑا کے لائی ہے اے صبا تو، جو بو کسی زلف عنبریں کی
ہمیں سے اچھی نہیں یہ باتیں، خدا کی رہ میں بھی کچھ دیا کر
یہ پردہ داری تو پردہ در ہے مگر شفاعت کا آسرا ہے
دبک کے محشر میں بیٹھ جاتا ہوں، دامنِ تر میں منہ چھپا کر
شہیدِ عشقِ نبیؐ ہوں، میری لحد پہ شمعِ قمر جلے گی
اٹھا کے لائیں گے خود فرشتے چراغ خورشید سے جلا کر
جسے محبت کا درد کہتے ہیں، مایۂ زندگی ہے مجھ کو
یہ درد وہ ہے کہ میں نے رکھا ہے دل میں اس کو چھپا چھپا کر
خیالِ راہِ عدم سے اقبال تیرے در پر ہوا ہے حاضر
بغل میں زادِ عمل نہیں ہے صلہ مری نعت کا عطا کر

نوٹ:

علامہ اقبالؒ کی یہ نعت ان کے اپنے کسی مجموعے میں شامل نہیں ہے۔ تبرکاً اسے شائع کیا جارہا ہے۔

(ماخوذ کلیاتِ اقبال، جلد دوم، اردو اکادمی، دہلی ۱۹۹۳ء)